© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

بدلتے عالمی منظر میں

کاروبار کی نت نئی صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت

نئے عالمی نظام نے دنیا کے معاملات کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ لوگوں کے کام آرام اور تعلیم وتدریس کے اوقات و معمولات میں تبدیلی آگئی ہے۔ نئے عالمی معاشی نظام کے مرتبین نے " وجعلنا اللیل لباسا وجعلنا النہار معاشا" کے خدائی نظامِ معیشت کو مسترد کرتے ہوئے اپنا ایک نظامِ معیشت پیش کیا ہے اور وہ ہے "جُعِلَ اللیل والنہار للمعاش" (رات اور دن کاروبار کے لئے بنائے گئے ہیں) ۔ چنانچہ اب نہ رات رات ہے نہ دن دن۔ کاروباری دنیا رات کو جاگتی اور دن کو سوتی ہے۔ یورپ کی بات نہیں پاکستان جیسے غریب (ترقی پذیر) ملک کے تاجر پیشہ و متمول طبقہ کی اکثریت کی صبح بھی گیارہ بجے سے پہلے نہیں ہوتی اور وہ رات کو شاید ہی کبھی سوئے ہوں، ان کے آرام کا وقت وہ ہے جسے ان کے خالق و مالک نے جاگنے اور استغفار کرنے کا وقت بتایا ہے " وبالاسحار ھُم یستغفرون "(الذاریات ۱۸۔ کہ سحر کے وقت وہ استغفار کیا کرتے ہیں) آج جسے پوچھئے وہ یہی جواب دے گا کہ رات کو سوتے سوتے دو بج جاتے ہیں۔ نئی نسل بطورِ خاص اس مصیبت کا شکار ہے اور اسے رات کے نصفِ اول میں سونا نصیب نہیں۔ بلکہ اکثر و بیشتر کے سونے کے اوقات رات کے اس آخری تہائی حصہ سے شروع ہوتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک .... (اسراء ۷۹۔ اور رات کے بعض حصہ میں اٹھو اور نمازِ تہجد ادا کرو)

چنانچہ اب اوقات و اندازِ کاروبار بدل گئے ہیں اور اب نہ تو وہ الحنطۃ بالحنطۃ والذھب بالذھب والفضۃ بالفضۃ یدا بید .... والا معاملہ ہے اور نہ "والفضل ربوا" کی کسی کو پرواہ............ پرچون فروشوں کے ماسوا............ کہ ان کا کام اس کے بغیر ذرا مشکل سے چلتا ہے۔ تجارتی مراکز میں بڑے بڑے سودے سب ہوا میں ہوتے ہیں، فون، فیکس، ای میل اور انٹرنیٹ پر مال خریدا اور اسی پر بیچا جاتا ہے وہ مال مارکیٹ میں پہنچنے، کھلنے اور دکانوں میں رکھے جانے سے قبل کئی ہاتھوں میں بک چکا ہوتا ہے مگر اس طرح کہ نہ مال نے اپنے خریدار کا منہ دیکھا ہوتا

☆ قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی: الفقہاء کلھم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے اور نہ خریدار نے اپنے مال کی زیارت کی ہوتی ہے۔

خرید و فروخت کی اس دنیا میں اب نئے نئے اندازہائے تجارت متعارف ہو رہے ہیں، جن میں مال کی قدر و قیمت، اس کے اوصاف و استعمالات، اس کے فوائد و نقصانات یا اس کی کوالٹی وغیرہ سے زیادہ خریدار کو اس مال کے ساتھ مفت میں ملنے والی اشیاء یا اس مال کی خریداری کی صورت میں اس کے ساتھ حاصل ہونے والے منافع و انعامات کا لالچ دیا جاتا ہے اور تاجر لوگوں کو اپنی مصنوعات کی خریداری کی ترغیب یوں دیتا ہے کہ خریدار کی نظر اس مال کی اصل خوبیوں سے زیادہ اس پر حاصل ہونے والے ان خارجی منافع پر رہے جو خریداری کی صورت میں اسے حاصل ہونے کا امکان ہے اور جن کی مالیت مال کی قیمت سے بھی زیادہ بلکہ کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

اسی قسم کی مالیاتی و کاروباری اسکیموں میں چینل لنکس، گولڈن کی اور شین ایم ایل ایم کے نام پاکستان میں سامنے آئے ہیں اور ابھی ایسی بہت سی اسکیمیں لوگوں میں متعارف ہونے کی منتظر ہیں۔ علماء کرام کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس قسم کی کاروباری اسکیموں کے معاملات کی تہ تک پہنچنے کی کوشش فرمائیں اور ان کی شرعی حیثیت کا تعین فرما کر مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے رہیں اگرچہ عوام ان کی نصیحت پر کان نہ دھریں ان پر اتمامِ حجت لازم ہے۔

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ کسی بچے کو ڈبل روٹی یا کولڈ ڈرنک خریدنے کے لئے دکان پر بھیجیں تو وہ دکاندار سے ایسی ڈبل روٹی یا کولڈ ڈرنک طلب کرتا ہے جس پر کوئی انعامی سکیم چل رہی ہو، اگرچہ وہ کوالٹی کے اعتبار سے مضرِ صحت کی حد تک ہی ناکارہ کیوں نہ ہو۔ بچوں میں یہ لالچ انہی کمپنیوں کا پیدا کردہ ہے جو نئے عالمی کاروباری نظام کے تحت چل رہی ہیں۔

جس قوم کی نسلِ نو کے دل و دماغ میں بچپن ہی سے لالچ، حرص اور طمع نے اپنے پنجے گاڑ لیئے ہوں وہ مستقبل کی امین، دیانتدار اور مخلص ملک و ملت کیونکر ہو گی؟

نئی کاروباری سکیموں اور ان کے پسِ پردہ جاری گھناؤنے کاروبار کو سمجھنے اور اس کی شرعی حیثیت کا تعین کرنے کی ذمہ داری علماءِ کرام کی ہے۔ اور ان کے غیر شرعی ہونے کی صورت میں ان پر پابندیاں عائد کرنے کی ذمہ داری حکمرانوں کی .... وفاقی شرعی عدالت، اسلامی نظریاتی کونسل اور وزارتِ مذہبی امور کو بھی از خود ایسی اسکیموں کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں

© rasailojaraid.com